مدینۃ المسیح

لاہور ۱۴ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ اور ضعف بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر قدرے حرارت رہتی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تا حال بدستور بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۱۵ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۵ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۶

سکھ لیڈروں کی بیجا دھمکیاں

چند دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ سردار بلدیو سنگھ، ماسٹر تارا سنگھ وغیرہ لیڈروں نے پھر اسی قسم کی دھمکیوں سے پُر بیان بازی شروع کر دی ہے۔ جو انہوں نے خضر وزارت کے ٹوٹنے کے بعد کی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں لاہور امرتسر وغیرہ جگہوں میں وہ مصائب لوگوں پر نازل ہوئے۔ جن کے آثار ابھی تک باقی ہیں۔

یہ نتیجہ ہے ان بے جا نازبرداریوں کا جو اب تک سکھوں کی کی جاتی رہی ہے۔ سکھوں نے گاندھی جی کی ہدایت پر ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو جس قدر ستایا ہے۔ اور ان کو جس طرح ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپ نے کسی جمہوری ملک میں نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک اقلیت جس کی کسی طرح سے بھی کوئی حیثیت نہ ہو۔ ملکی مصائب کا اس طرح باعث بنی ہو۔ جس طرح سکھ پنجاب کے لئے بنے۔ پنجاب میں حالانکہ مسلمانوں کی مرجح اکثریت تھی۔ اور جمہوریت کے اصول کے مطابق ہر قیمت ان کا حق تھا کہ وہ یہاں وزارت قائم کرتے۔ مگر سکھوں نے مسلمانوں کو اپنے جائز حقوق سے فائدہ نہیں اٹھانے دیا۔

یہ سکھ ہی ہیں جنہوں نے گاندھی جی کی باتوں میں آ کر اور ہندوؤں سے مل کر پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرایا حالانکہ تمام پنجاب میں مسلمانوں کی کافی اکثریت تھی۔ اور صوبائی اکائی کے لحاظ سے سارے پنجاب کا پاکستان میں شامل ہونا ضروری تھا۔ اب اگر اس تقسیم سے سکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو مسلمانوں کو بھی کم نقصان نہیں ہوا۔ کہاں سارا پنجاب اور کہاں صرف سترہ ضلعے تقریباً نصف پنجاب جو مسلمانوں کا حق تھا۔ سکھوں نے ہندوؤں سے مل کر ان سے چھنوا دیا ہے۔ اور کانگرسی علاقے میں ملوا دیا ہے۔ یہ تھوڑا ظلم نہیں۔ جو انہوں نے مسلمانوں پر توڑا ہے۔ مسلمانوں کو اتنا نقصان پہنچا کر اب بار بار ان کا غرّانا کسی طرح نیک فال نہیں سمجھا جا سکتا ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اتنی نقصان رسانی کے بعد ان کو مسلمانوں سے کسی مزید رعائت کی قطعاً امید نہیں رکھنی چاہیئے اور نہ ان کو مسلمانوں کا حوصلہ بار بار آزمانا چاہیئے۔ اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

حد بندی کمیشن میں جو کچھ ہوگا۔ وہ کسی اصول کے ماتحت ہوگا۔ محض دھمکیوں سے انصاف کا خون نہیں کیا جا سکتا۔ اگر سکھوں کا وطن نہیں بنتا۔ تو اس کے لئے ان کو اپنا یا گاندھی جی کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔ جن کے مدنظر صرف ہندوؤں کا مفاد ہے۔ نہ کہ مسلمانوں اچھوتوں یا سکھوں کا جس جال سے مسلمان نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر سکھ اس میں پھنسا رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اس صورت میں ان کا قطعاً کوئی حق نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو مزید تنگ کریں۔ اگر ان کو وطن کی ضرورت ہے۔ تو کانگرس کے پاس اراضیات کی کمی نہیں۔ ان کو چاہیئے کہ گاندھی جی سے مل کر انڈین یونین میں کوئی علاقہ لے لیں

ہمیں سکھوں کے دو حصوں میں تقسیم ہو جانے کا سخت افسوس ہے۔ اور صرف اسی بات کا افسوس نہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس بات کا افسوس ہے کہ ہندو ہندوستان میں مسلمان۔ اچھوت۔ جینی وغیرہ دیگر اقوام کی طرح سکھوں کو بھی وہی پوزیشن مجبوراً اختیار کرنی پڑیگی۔ جو برن آشرمی ہندووانہ ذہنیت کا لازمی نتیجہ ہے۔ جو مسلمان اور اچھوت کانگرسی علاقہ میں رہ گئے ہیں۔ ان کی تعداد کروڑوں ہے۔ اور اگر برن آشرمی سرمایہ داری اسی طرح اس علاقہ میں برسر اقتدار رہی جس طرح کہ وہ اب ہے۔ اور جس طرح گاندھی جی اور دیگر موجودہ ہندو سبھائی کانگرسی لیڈر اس کو برسر اقتدار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو لازماً سکھوں کو بھی آٹے کے ساتھ گھن کی طرح پسنا پڑیگا یہ مصیبت جو آج وہ خوشی خوشی خرید رہے ہیں۔ یا جو چند خود غرض لیڈر سکھوں پر لا رہے ہیں۔ کوئی ایک یا دو دن کا روگ نہیں۔ بلکہ یہ نسلوں تک اثر کرے گی۔ کم از کم اس وقت تک جب تک کہ یا تو اونچ جاتی ہندو کی ذہنیت نہیں بدلتی۔ جو محال ہے۔ اور یا پھر جب تک تمام غیر جاتی اقوام سکھ مسلمان۔ اچھوت۔ جینی۔ عیسائی متحد ہو کر اس پرلے درجے کی فرقہ پرست قوم کا ڈنک نہیں نکال ڈالتے۔

اگر مسلم لیگ کا بس چلے۔ تو وہ سکھوں کی عیسائیوں۔ جینیوں۔ پارسیوں اور سب سے زیادہ اچھوتوں کو ان ہندوؤں کی تاڑوں سے رہائی دلا کر سب کے لئے الگ الگ وطن بنا ڈالے۔ اور اونچ جاتی ہندوؤں کو ایک محدود علاقے میں جمع کر دے۔ تاکہ وہ ہندوستان کے سادہ دل عوام کو لوٹ کھسوٹ کر تباہ نہ کر سکیں۔ اور اس وقت تک ان کو الگ رکھے۔ جب تک وہ تسلیم نہ کر لیں کہ نہ کوئی برہمن ہے اور نہ شودر بلکہ سب کے سب انسان ہیں۔ جب تک ہندوستان

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک بے چینی ضرور رہے گی۔ کیونکہ یہ بات تمام جمہوری اصولوں اور فطرت کے خلاف ہے۔ کہ صرف ایک متعصب گروپ برسرِ اقتدار ہو۔

افسوس ہے کہ خود غرض سکھ۔ مسلمان اچھوت۔ جینی۔ عیسائی وغیرہ لیڈروں نے اپنی اپنی قوم کو ان متعصب سرمایہ داروں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ ہمیں زیادہ افسوس سکھوں پر اس لئے ہے۔ کہ وہ ایک موحد اور خدا پرست قوم تھی۔ جو اب گاندھی جی کی باتوں میں آکر مظلوموں کو چھوڑ کر عارضی فائدے کے لئے ظالموں کا ساتھ دے رہی ہے اور اس طرح جمہور اہل ہند کی حقیقی آزادی کے وقت کو دور سے دور تک پہنچا رہی ہے۔

مسٹر کھنہ کے دعاوی

ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر ہے کہ مسٹر مہر چند کھنہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے موجودہ وزیر مالیات نے ایک انٹرویو میں کہا ہے۔ کہ مسلم لیگیوں کو ... دے ہے۔ کہ استصواب رائے میں انہوں نے ۵۰ فی صدی ووٹ حاصل کئے ہیں۔ لیکن وہ اپنے اس دعوے کو کہ پٹھانوں کی اکثریت ان کے ساتھ ہے صرف اس طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ وہ کانگرس کے انتخاب عامہ کے چیلنج کو منظور کریں۔"

قطع نظر اس کے کہ ۳ جون والی پلان کو منظور کرنے کے بعد کانگرس کا کوئی حق نہیں رہتا۔ کہ وہ اس قسم کے چیلنج دے۔ یہ حقیقت ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جب صوبہ مذکور میں مسلم لیگ موجودہ گورنمنٹ کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہی تھی۔ تو اس کی طرف سے بار بار کھنہ خان وزارت کو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ موجودہ اسمبلی توڑ کر از سرِ نو انتخابات لڑ لئے جائیں۔ اس وقت کانگرس مسٹر کھنہ اور خان برادران نے اسکی سخت مخالفت کی تھی۔ اس کی وجہ سوا اس کے اور کچھ نہ تھی۔ کہ انہیں اپنی ناکامی کا پورا پورا یقین تھا۔ اگر بقول کھنہ صاحب اب کانگرس اس قسم کا چیلنج دے رہی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ اسے اپنی کامیابی کی کوئی امید ہے۔ بلکہ اس کی غرض صرف اتنی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ مسلم لیگ کو ستایا جائے۔ اور پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکائے جائیں۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ مسٹر کھنہ کے سمجھدار ساتھی بھی آپ کے اس دعوے سے یہی خیال کریں گے۔ کہ آپ کانگرس کی ناکامیوں کو دور از کار دعاوی کے غبار میں چھپانے اور اپنے دل کو تسلی دینے کی ناکام کوشش فرما رہے ہیں۔

گاندھی جی کا مسٹر جناح پر الزام

گاندھی جی نے مسٹر جناح پر الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے پاکستان کی گورنر جنرلی قبول کر کے وعدہ خلافی کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے جو خبر آئی تھی۔ اس میں دو یا ایک گورنر جنرل مقرر ہونے کی اطلاع تھی۔ اس کے بعد یہ کہا گیا تھا۔ کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن دونوں نو آبادیوں کے واحد گورنر جنرل رہیں گے۔ اگر پہلی خبر کے مطابق دو گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ تو اس میں کونسی قباحت ہے۔ اور مسٹر جناح پر اس کا کس طرح الزام آتا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی دل سے چاہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان ہندوستانی یونین کے ساتھ لٹکا رہے۔ اور نہیں تو چلو ایک گورنر جنرل ہوگا۔ اور وہ بھی انگریز تو ممکن ہے۔ شاید اس طرح کانگرسیوں کو کوئی فائدہ ان فوائد میں سے حاصل ہو جائے۔ جو اکھنڈ ہندوستان کی صورت میں ان کو حاصل ہوتے۔

گاندھی جی کو مسٹر جناح پر الزام لگانے کی بجائے انکی دانائی کی تعریف کرنی چاہیئے تھی۔ اور خوشی منانی چاہیئے تھی۔ کہ کانگرس جو بڑے بڑے آزادی کے دعوے کرتی چلی آئی ہے۔ وہ تو انگریز گورنر جنرل منظور کر رہی ہے۔ مگر پاکستان کا گورنر جنرل ایک ہندوستانی ہوگا۔ اگر گاندھی جی دونو نو آبادیوں کا ایک ہی گورنر جنرل پسند فرمائیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ کانگرس کو آمادہ کریں۔ کہ وہ ہندوستانی یونین کے لئے بھی مسٹر جناح کو گورنر جنرل بنا لیں۔ اس طرح ان کی ایک گورنر جنرل والی آرزو پوری ہو جائے گی۔ مسٹر جناح نے پاکستان کی گورنر جنرلی قبول کر کے ہندوستانیوں کی عزت و توقیر میں کچھ اضافہ ہی کیا ہے۔

نتیجہ امتحان جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

امسال کل ۸۱ طلباء نے امتحان دیا۔ جن میں سے ۶۹ طلباء پاس ہوئے۔ گویا ۸۵۰۲ فیصد طلباء پاس ہوئے۔ ان میں سے ۱۳ طلباء فرسٹ ڈویژن میں اور ۳۳ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر	رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر
۱۳۰۹۰	نسیم الدین احمد	شیخ رفیع الدین احمد	۳۵۳	۱۲۷	عبد الرشید	ماسٹر اللہ بخش	۴۹۸
۹۲	شمس الحق	قریشی عبد الغنی	۲۹۸	۱۲۸	صادق محمد	مولوی صالح محمد	۴۵۱
۹۴	محمد نصر اللہ خاں	چودھری عبد اللہ خاں	۴۶۵	۱۳۱۳۰	غلام مصطفےٰ	چودھری غلام حیدر	۵۰۷
۹۵	عبد الحلیم	چودھری ولی محمد	۲۹۵	۱۳۱	محمود احمد	چودھری شاہ دین	۶۰۲
۹۶	عبد الکریم خاں	عبد الجلیل خاں	۴۹۰	۱۳۲	عطاء الرحمٰن	چودھری علی اکبر	۵۱۸
۹۸	سید ناصر احمد شاہ	سید ظہور احمد شاہ	۴۱۴	۱۳۳	منظور احمد کھوکھر	غلام حسین کھوکھر	۴۳۶
۹۹	سید کلیم اللہ شاہ	سید عزیز اللہ شاہ	۲۷۶	۱۳۴	عبد اللطیف پراچہ	عبد الرحیم پراچہ	۴۰۶
۱۳۱۰۰	محبوب احمد شوکت	میاں محمد حسین	۴۵۵	۱۳۵	منظور احمد فاروقی	محمد حیات فاروقی	۵۷۶
۱۰۱	سید طاہر احمد بخاری	سید محمد عبد اللہ بخاری	۳۵۳	۱۳۱۳۶	ملک رشید احمد خاں	ملک نادر خاں	۳۱۳
۱۰۲	محمد مجید خاں	ملک محمد خورشید خاں	۴۱۹	۱۳۱۳۷	غلام احمد	ملک معراج الدین	۳۴۴
۱۰۳	عبد اللطیف ناصر	چودھری نصیر الدین	۴۱۱	۱۳۸	محمد احمد شاہ	سید محمد طفیل احمد	۳۳۹
۱۰۵	عبد الباسط انور	(بابو) محمد امیر	۳۰۰	۱۳۹	عبد الرحمٰن	علی حیدر	۴۷۱
۱۰۶	حبیب احمد	غلام علی	۴۶۲	۱۴۲	عبد السمیع بھٹی	فیض احمد بھٹی	۴۱۱
۱۰۷	شیخ افتخار الدین احمد	خانبہادر شیخ تاج الدین	۴۳۶	۱۴۳	محمد اقبال	مہر الدین پٹواری	۳۴۶
۱۰۸	ظفر احمد	شیخ محمد صدیق	۴۶۰	۱۴۴	عبد القیوم	غلام مصطفیٰ شاہ	۴۴۴
۱۰۹	سید رشید عالم	سید محمود عالم	۳۶۲	۱۴۵	مبارک احمد	فیض محمد	۲۴۳
۱۳۱۱۰	بشیر احمد گجراتی	ڈاکٹر محمد عبد اللہ خاں	۵۳۷	۱۴۶	ذکاء اللہ خاں	ستار محمد	۲۷۶
۱۱۱	محمد اسحاق	فضل کریم	۳۱۴	۱۴۸	عبد الوحید خاں	محمد اسماعیل خاں	۳۳۹
۱۱۲	بشیر الدین احمد ناصر	مولوی چراغ الدین	۴۳۴	۱۴۹	ناصر الدین	سردار مصباح الدین	[illegible]
۱۱۳	مرزا نعیم احمد صاحب	حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	۳۷۳	۱۵۰	امداد علی شاہ	سید غوث علی شاہ	۲۵۳
				۱۵۲	مرزا ظہیر الدین احمد	مرزا شریف احمد	۴۳۰
۱۱۴	بشارت احمد منیر	مرزا نذیر حسین مغل	۵۹۴	۱۳۱۵۴	مظہر علی	احتیاج علی	۲۹۴
۱۱۵	محمد اسحاق	چودھری کریم الدین	۵۰۵	۱۵۶	محمد نسیم باجوہ	غلام علی باجوہ	۴۱۱
۱۱۶	وسیم الدین	علیم الدین	۳۹۸	۱۵۷	محمد انور خاں	شیخ محمد خورشید	۵۵۱
۱۱۷	محمد اسلم باجوہ	چودھری شیر محمد	۵۹۶	۱۵۸	بشارت احمد ملک	رسول بخش ملک	۵۱۹
۱۱۸	ایم لطف الرحمٰن شاکر	مولوی عبد الرحمٰن انور صاحب	۴۹۱	۱۵۹	عبد الرشید	چودھری عبد الکریم	۴۰۳
۱۳۱۱۹	مرزا خورشید احمد	مرزا عزیز احمد صاحب	۵۹۲	۱۳۱۶۰	لطیف احمد	خیر دین	۴۷۳
۱۳۱۲۰	محمد جمیل چغتائی	محمد بشیر چغتائی	۵۹۱	۱۶۱	محمد عیسیٰ	محمد ابراہیم صاحب	۴۸۸
۱۲۱	محمد اشرف خاں	چودھری غلام حسین	۵۸۲	۱۶۲	خلیل الرحمٰن	مولوی عبد السلام	۳۲۰
۱۲۲	شریف احمد	مولوی محمد دین	۵۱۲	۱۶۳	محمد صادق	پیر اندتا	۳۴۵
				۱۶۴	بشیر احمد	نواب الدین	۲۹۰
۱۲۳	چودھری عبد العزیز	ماسٹر چراغ محمد	۴۵۹	۱۶۵	چودھری منظور احمد	چودھری اللہ دتا	۲۸۸
۱۲۴	محمد صادق	پیر محمد	۴۶۵	۱۶۶	محمد رفیق	چودھری جیون خاں	۳۴۶
۱۲۵	ناصر احمد	میاں سراج الدین	۴۵۷	۱۶۷	محمد خورشید احمد	ماسٹر محمد عنایت اللہ	۳۸۶
۱۲۶	شمس الدین	ماسٹر فضل الٰہی	۴۳۹	۱۶۸	محمد ابراہیم	محمد اسماعیل	۴۷۹
				۱۷۰	مسٹر رہت سنگھ	دریام سنگھ اکالی	۲۴۲

آسمانی ریڈیو

از جناب صوفی خدا بخش صاحب لاہور

۳۰ جون ۱۹۴۷ء کے دن میں ریڈیو سن رہا تھا۔ کہ محکمۂ خوراک کی طرف سے ایک اعلان نشر کیا گیا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ ہمارے ملک کی پیداوار ہمارے لئے کافی نہیں ہوتی۔ بالخصوص اصال خوراک کی بہت حد تک کمی ہے۔ اور آئندہ چند ماہ کے لئے اناج کی قلت کی وجہ سے ہمارے لئے سخت خطرہ درپیش ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ہر ممکن طریق سے اناج کی حفاظت کریں۔ اسے کفایت سے خرچ کریں۔ اور حتی الوسع ایک ہی کھانا کھائیں۔ کیونکہ مختلف کھانے استعمال کرنے سے اناج کی کھپت زیادہ ہوتی ہے۔ اور بہت سا کھانا ضائع چلا جاتا ہے۔

یہ اعلان سنکر میری حیرت کی کوئی انتہائی نہ رہی۔ اور میرے ایمان میں عظیم الشان اضافہ ہوا۔ کیونکہ میں نے دیکھا۔ کہ دنیا کس طرح ٹھوکریں کھا کھا کر اس راستہ کی طرف آ رہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نے ہمارے لئے آج سے ۱۲ سال پہلے تجویز کیا تھا جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:۔

"میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا تھا کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائیگا۔ تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا۔ جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ . . . . اس طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو محض زبان کے ذائقہ کے لئے ہوتے ہیں" (خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء)

یہ دنیوی ریڈیو آج اس امر کا اعلان کر رہا ہے۔ کہ چونکہ ملک کو قلت اناج کا خطرہ درپیش ہے۔ لہذا لوگ ایک ہی کھانے پر اکتفا کریں۔ لیکن آسمانی ریڈیو کے ذریعہ ایک لمبی مدت پہلے ہی اللہ تعالےٰ نے جماعت کو اس بات کی تلقین فرما دی۔ کہ وہ ایک کھانا کھائیں کیونکہ خدا تعالےٰ نے نہ چاہا۔ کہ وہ آنے والے پُر آشوب زمانہ میں جبکہ خوراک کا راشننگ ہونے والا تھا۔ اور انسانوں کو خوراک ان کی ضرورتوں سے بہت کم اور وہ بھی انتہائی دقتوں کے بعد میسر آنی تھی) اس کی پاک جماعت کو کوئی تکلیف پہنچے۔ وہ جماعت جو رات دن اس کے دین کی اشاعت اور اس کی بھولی بھٹکی مخلوق کو اس سے ملانے کے لئے ازخود اپنے اوپر مشکلات اور تکالیف وارد کرنے کو تیار رہتی۔ اس ارحم الراحمین خدا نے بعض آنے والی مشکلات سے پہلے ہی ان کے برداشت کرنے کے لئے اس کی ٹریننگ کا سامان بہم پہنچا دیا جس سے وہ مصیبتیں جو دوسروں کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئیں۔ احمدیت کی صداقت کا نشان احمدیوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنیں جیسا کہ حضور خود ہی فرماتے ہیں۔

"جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے۔ انہیں جنگ کے باوجود خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں۔ تحریک کے ماتحت ہماری جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خدا تعالےٰ کے فضل سے نکل گئی ہے۔" (حوالہ مندرجہ بالا)

یاد رہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں صرف ایک کھانا کھانے کی ہی تحریک نہیں فرمائی تھی بلکہ ہمیں تمام ان امور کے ترک کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ جن کو آج لوگ چھوڑنے کی فکر میں ہیں۔ اور ان تمام باتوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ جنہیں آج زمانے کے ہاتھوں مجبور ہو کر دوسرے لوگ اختیار کر رہے ہیں۔ زندگی کے ہر پہلو میں سادگی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ اور بتا دیا گیا کہ آئندہ امن کی بنیاد اسی اصول پر پڑنے والی ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ "سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں۔ بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اس پر ہے (خطبہ جمعہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء) کیونکہ کیپٹلزم اور امپیریلزم نے جس طرح تفرقہ پیدا کر کے دنیا کا امن برباد کر رکھا ہے۔ اس سے نجات کی صرف یہی راہ ہے۔ کہ امرا سادہ زندگی بسر کریں تا غربا اور امراء میں جو منافرت اور بُعد پایا جاتا ہے۔ وہ دور ہو۔ اور وہ ایک ہی جگہ بیٹھیں اٹھیں اور کھائیں پئیں۔ اور ان میں باہم محبت اور یگانگت کے جذبات ترقی کریں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے۔ کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہے۔" (الفضل ۸ فروری ۱۹۳۶ء)

حضور نے لباس میں بھی سادگی کا حکم دیا۔ جس سے علاوہ اس مقصد کے کہ امرا اور غربا کا فرق دور ہو۔ جماعت کو یہ بھی فائدہ پہنچا کہ کلاتھ راشننگ Cloth rationing کے ذریعہ سے لوگ جن مشکلات کا شکار ہوئے۔ اور انہیں بلیک مارکیٹنگ سے اپنا تن ڈھانپنا پڑا۔ ہماری جماعت بہت حد تک ان مشکلات سے محفوظ رہی۔ اس لئے کہ تحریک جدید کی بدولت ہماری جماعت پہلے ہی لباس میں سادگی اختیار کر چکی تھی۔

ہمیں حکم ہوا کہ نیا زیور نہ بنایا جائے جیسا کہ فرمایا "زیورات کے متعلق میں نے ہدایت کی تھی۔ کہ ان کا بنانا بند کر دیں سوائے شادی بیاہ کے اور شادی بیاہ میں بھی پہلے سے کمی کر دیں" (مطالبات تحریک جدید)

سو لوگ جانتے ہیں کہ ابتدائے جنگ سے ہی سونے کا بھاؤ غیر معمولی طور پر چڑھا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے زیورات کے خواہشمندوں کو خود ہی ان سے کنارہ کشی کرنی پڑی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو اس معاملہ میں بھی زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔

حضور نے ڈاکٹروں کو نصیحت فرمائی کہ وہ نسخہ جات تجویز کرنے میں کفایت کو مدنظر رکھیں۔ چنانچہ فرمایا

ہالینڈ میں احمدیہ مشن کا قیام

از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

احباب یہ سنکر خوش ہونگے کہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ہالینڈ پہنچکر تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ مکرم مسٹر ظفر اللہ کاخ نے انکا استقبال کیا۔ اور انکی رہائش وغیرہ کا انتظام کیا۔ مسٹر ظفر اللہ کاخ پہلے ڈچ نوجوان ہیں۔ جو لنڈن میں میرے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ ایک مخلص نوجوان ہیں۔ اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ ابھی تک لنڈن میں تعلیم پاتے ہیں۔ آجکل تین ماہ کی رخصتیں گذارنے کے لئے اپنے وطن ہالینڈ آئے ہوئے ہیں۔ آپ ایک معزز خاندان کے فرد ہیں۔ امید ہے کہ وہ عزیزم حافظ قدرت اللہ صاحب کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ احباب سے دُعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ باشندگان ہالینڈ کو بھی اسلام کے نور سے منور کرے۔ اور سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ڈاکٹر اس بات کا عہد کرلیں۔ کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں گے۔ کہ دوائیوں کا کام پیسوں میں ہو۔ اور جب تک وہ یہ نہ سمجھیں۔ کہ بغیر قیمتی دوا کے جان کے نقصان کا احتمال ہے۔ اس وقت تک قیمتی ادویات پر خرچ نہ کروائینگے۔

یہ امر بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ دوران جنگ میں ممالک بیرونی سے مال کی درآمد رک جانے کے باعث اکثر ادویات کا میسر آنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا۔ اور غیر احمدی ڈاکٹر بھی حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے پر مجبور ہوئے۔ جماعت احمدیہ اس لحاظ سے بھی فائدہ میں رہی۔

سینما کی لعنت نوجوانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی۔ اور شرفاء کا طبقہ محسوس کر رہا تھا۔ کہ ہمارے نوجوان سینما کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ لیکن کسی کو جرأت نہ تھی۔ کہ ان کو باز رکھ سکے۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نے آج سے تیرہ سال قبل اپنی جماعت کو ان خرافات سے بچنے کا حکم دیا۔ اور جماعت کو آپ کے فیض روحانی کی برکت سے اس پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق ملی۔ چند ماہ کا واقعہ ہے۔ کہ سیال کوٹ کے نیشنل گارڈز نے تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کی کہ وہ سینما جانے سے باز رہیں۔ لیکن وہاں کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان میں سے اکثر خود بھی اس پر عمل نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں آجکل لاہور اور امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں فسادات کے باعث سینما جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ اور لاہور میں تو آج کل سینماؤں میں اُلّو بول رہا ہے۔ اور اس سے سینما دیکھنے کے شوقینوں پر جو عرصۂ حیات تنگ ہے۔ اس کو وہی جانتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمیں تجارت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور تجارتی کمپنیاں بنانے اور کمپنیاں قائم کرنے کے لئے کہا گیا۔ قادیان میں ایک باقاعدہ تجارتی محکمہ قائم کیا گیا۔ ایک سہ ماہی رسالہ "تجارتی مخبر" کے نام سے جاری کیا گیا۔ اور تجارت کے لئے غیر ممالک میں آدمی بھیجے گئے۔ ان تمام چیزوں کی ضرورت و اہمیت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور اب جبکہ ہمارا ملک ہندوستان اور پاکستان دو خود مختار ریاستوں میں منقسم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے لئے جس قدر تجارت کی ضرورت پیش آنے والی ہے۔ وہ کسی دیدۂ بینا سے مخفی نہیں۔

ہمارے پیارے امام نے ہمیں مزدوروں اور کارخانہ داروں کی انجمنیں بنانے کے لئے فرمایا۔ کیونکہ حضور کو معلوم تھا۔ کہ آئندہ جو فتنے ہمارے ملک کو پیش آنے والے ہیں۔ ان کا تعلق مزدوروں سے بھی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں مزدوروں نے مختلف جگہوں پر ہڑتالیں کرکے گورنمنٹ کا جو ناطقہ بند کیا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آزادی حاصل ہونے کے بعد یہ فتنے زور شور سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اس وقت ہمارے ملک کی تمام تر سیاست انہی فتنوں کے گرد گھومے گی۔

اس کے علاوہ تحریک جدید کے اور بہت سے پہلو ہیں۔ کہ جن کو اختیار کرنے پر انقلاب زمانہ نے دنیا کو مجبور کیا۔ دنیا نے تو مصیبت کاٹی۔ اور ہم نے خدائی احکامات پر عمل کرکے ثواب کمایا۔ اور پھر اقتصادی فائدہ بھی اٹھایا۔ شکر کا مقام ہے کہ ہم میں وہ بابرکت وجود موجود ہے۔ کہ جو خدا تعالےٰ سے خبر پاکر نہ صرف آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیتا ہے بلکہ ان خطرات سے بچ نکلنے کی راہ بھی دکھاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم نے تحریک جدید پر ایک لمبا عرصہ عمل کرکے فائدہ اٹھایا ہے۔ آئندہ بھی اس پر تعہد کے ساتھ عمل کرکے آنیوالے خطرات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اور پھر یہ بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے تک ہی اس آواز کو محدود نہ رکھیں۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کو اس آسمانی ریڈیو کے سامنے لاکھڑا کریں جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا ہے۔ تا اس کی زندگی بخش آواز ان کے کانوں میں سے ہوتی ہوئی ان کے دل و دماغ کو روشن کردے۔ اور حق قبول کرنے کی توفیق پاکر وہ بھی اس قابل ہو جائیں۔ کہ آنے والے خطرات کا ایک جانباز سپاہی کی طرح مقابلہ کرسکیں۔

واجب الاطاعت امام اور الہٰی برکات

(از جناب ملک محمد عبداللہ صاحب قادیان)

حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ امام اپنے متبعین کے لئے بطور ڈھال کے ہوتا ہے۔ جو ہر موقعہ پر ان کی بہترین حفاظت اور صیانت کرتا ہے۔ اور اس جماعت کا مقابلہ جب دوسرے لوگوں سے ہو۔ تو خواہ یہ مقابلہ کسی نوعیت کا بھی ہو۔ امام جماعت کی قیادت میں ہوگا۔ وہ اپنے متبعین کی حفاظت اور ترقی کے لئے جہاں ظاہری اسباب سے کام لیگا۔ وہاں اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق ہونے کی وجہ سے اسے وہ روحانی ذرائع بھی حاصل ہونگے۔ جن سے دنیوی لیڈر محروم ہوتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی وہ ذرائع ہیں۔ جن پر کامیابی کا دارومدار ہے۔ جس قوم اور جماعت کو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید حاصل ہوتی ہے۔ وہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔ جماعت کا امام قدم قدم پر خدا تعالےٰ کی طرف سے آنیوالے خطرات اور ترقیات سے مطلع ہوتا ہے اور انہی کے تحت وہ دنیوی اسباب کو کام میں لاتا ہے۔ اور اس طرح اس کا سب کام اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوکر جماعت کی ترقی کا موجب بنتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو ایک واجب الاطاعت امام سے نوازا ہے۔ اور آج اس زمانہ میں جبکہ تمام ملک پر خوف اور اضطراب چھایا ہوا ہے۔ ہر طرف قتل و غارت اور فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے۔ مکانات اور جائیدادوں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ اور گھبراہٹ کا یہ عالم ہے۔ کہ لوگ سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں اپنے عزیزوں اور گھروں کو چھوڑ کر بے تحاشا بھاگ رہے ہیں۔ لیکن اس مصیبت اور بے چارگی میں انہیں کوئی صحیح مشورہ دینے والا نہیں ملتا۔ کوئی ایسا امام میسر نہیں۔ جو انہیں صحیح راہِ نجات بتلائے۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنے امام کی قیادت کی وجہ سے پریشانی سے بچی ہوئی ہے۔ مصائب اسے بھی درپیش ہیں۔ بلکہ دوسروں کی نسبت اس کے خطرات بہت زیادہ ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اسے ایک اطمینان حاصل ہے۔ جو یہ ہے کہ وہ ایک ایسے امام کے ماتحت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے کامل تعلق رکھتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور الہامات کے ذریعہ جماعت کی بہبودی کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اور آج جبکہ امن ناپید ہوچکا ہے۔ اور ہر طرف بدامنی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ دار الامان کی مقدس بستی میں ہم آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ہمارا پیارا امام ایدہ اللہ تعالےٰ رات دن جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ابتداء میں دسمبر ۱۹۱۴ء کے سالانہ جلسہ پر اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ تم میں اور غیروں میں یہ فرق ہے کہ

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔" (برکات خلافت ص۵)

جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس امر پر شاہد ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مبارک وجود اس کے لئے تمام خیر خواہوں سے بڑھ کر خیر خواہ ہے۔ اور جس ہمدردی کا جذبہ حضور کے وجود باجود میں اسے نظر آتا ہے۔ وہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ لیکن موجودہ پرخطر ایام میں تو یہ بات خاص طور پر آشکار ہوچکی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت وجود جماعت کے لئے سب سے بڑھ کر ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ حضور ہر وقت ہمہ تن جماعت کی بہتری اور اسکی حفاظت کے کام میں مصروف ہیں۔ اور اس وقت ہر فرد جماعت اس احساس سے لبریز ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ماتحت ہمیں ایک ایسا بابرکت وجود عطا فرمایا ہے۔ کہ جو ہمارے دکھ کو اپنا دکھ اور ہماری تکلیف کو اپنی ص۲

ص تکلیف سمجھتا ہے۔ اور ہمارے لئے خدا کے حضور دعاؤں میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں زیادہ سے زیادہ برکت دے۔ اور ہم حضور کے مبارک عہد میں زیادہ سے زیادہ الٰہی فضلوں کا حصہ پانے والے بنیں۔ اللّٰھم آمین۔

ماہوار نقشہ بیعت بابت مئی ۱۹۴۷ء

اندرون ہند مئی ۱۹۴۷ء میں ۲۲۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط سات کس رہی۔ اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے اضلاع گورداسپور، سیالکوٹ و گجرات کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء تا آخر مئی ۱۹۴۷ء تک کل تعداد نو مبایعین ۱۵۰۳ ہے۔ سابقہ سال اس عرصہ میں ۱۲۶۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ سابقہ سال کی نسبت مئی کے آخر تک ۲۳۹ افراد کی زیادتی۔

بیرون ہند مئی ۱۹۴۷ء میں ممالک بیرون ہند سے ۱۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ انچارج دفتر بیعت قادیان۔

جماعت	تعداد بیعت
ضلع گورداسپور	
قادیان	۱۶
ونجواں	۱۰
موکل	۶
پھیرو چیچی	۵
پیرو شاہ	۶
ڈیریوالہ	۳
بنڈوری پڑیلاں	۲
گورداسپور	۱
گل منج	۱
نت	۱
بھیل چک	۳
ڈفنیہ	۱
کالیاں	۱
خان فتح	۱
وٹھوں	۱
تلونڈی جھنگلاں	۱
محمد وٹ	۱
بازید چک	۱
گلانوالی	۱
ماڑی بوچیاں	۱
	۶۳
ضلع سیالکوٹ	
مالو کے	۷
بنڈی بھاگو	۳
میانوالی خانو والی	۲
سیالکوٹ شہر	۲
بن باجوہ	۳
سندرولہ	۲
گھٹیالیاں	۱
سوہل	۱
بکھو بھٹی	۱
دھرگ میانہ	۱
میانہ پور	۱
کوٹ باجوہ	۱
بانٹھانوالہ	
	۲۵
ضلع گجرات	
لودھنگ	۵
ارسلول	۳
ہتیال	۲
مرزا	۲
خونگ	۲
سوک کلاں	۱
چیبہ	۱
چوہال	۱
ملک پور	۱
پیاوہ	۱
کوٹ مہر حسین	۱
	۲۰
بنگال و آسام	
کلکتہ	۲
کچھوا پورا	۱
تاکوڈ	۱
حوڈاب پور	۱
صدر	۱
نبسر	۳
گلہ کا چھپہ	۱
بشنو پور	۱
نور پور	۱
	۱۳
پونچھ و کشمیر	
پونچھ	۵
رہچہ مرگ	۲
سکورہ	۱
سمبو گام	۱
دھوریاں	۱
ہرسرہ پورہ	۱
اودگام	۱
بازال پورہ	۱
	۱۴
ریاست جموں	
دداسن بالہ	۴
گوئی	۲
سنگی	۲
کمبواہ ایٹہ	۱
کوٹلی	۱
بڈھالوں	۱
اکھنور	۱
	۱۲
سندھ	
نصرت آباد اسٹیٹ	۴
کمال ڈیرہ	۱
کھور	۱
گوٹھ عزیز دین	۱
چک ۱۵۴	۱
شریف آباد فارم	۱
نسیم آباد اسٹیٹ	۱
	۱۰
لدھیانہ	
چک لوہٹ	۴
لدھیانہ	۱
	۵
لاہور	
لاہور کینٹ	۱
جوئیاں	۱
محمد نگر لاہور	۱
قلعہ گوجر سنگھ	۱
	۴
ریاست بہاولپور	
چک ۱۳۱	۱
خان پور	۱
بہاول پور	۱
چک ۹۹	۱
چک ۳۴/۲۰۸	۱
	۵
جالندھر	
پوجیاں خورد	۱
شاہ کوٹ	۱
بستی شیخ درویش	۱
اوڑ	۱
	۴
لائل پور	
چک ب	۱
لائلپور	۱
روڑے والا چک ۱۰۵	۱
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
	۴
حیدرآباد دکن	
سکندرآباد	۴
حیدرآباد	۲
تیماپور	۲
	۸
منٹگمری	
گنڈہ بوڑھ والا	۳
چک ۱۳/۱۱-ایل	۱
	۴
گوجرانوالہ	
لوہیانوالہ	۱
تڑگڑی	۱
گجو چک	۱
	۳
یو۔پی	
بکول	۱
کنجن	۱
مہرولی	۱
	۳
بہار اڑیسہ	
بھاگلپور	۱
کیرنگ	۱
	۲
کوئٹہ بلوچستان	
کوئٹہ	۲
میانوالی	
جھور	۲
راولپنڈی	
سنگیل کلاں	۱
ژگاٹل کلاں	۱
	۲
امرتسر	
سنگت پورہ	۱
امرتسر	۱
	۲
ملتان	
میٹ سنج	۲
دہلی شملہ	
دہلی	۱
نالہ گڑھ	۱
	۲
انبالہ	
انبالہ کینٹ	۱
جھنگ مگھیانہ	
بستی بابے والی	۱
جہلم	
جہلم	۱
ڈیرہ غازیخان	
ہالہ	۱
سرحد	
میاں گاڈوں	۱
محمد اکبر خاں	۱
	۲
سرگودھا	
بھیرہ	۱
ہوشیارپور	
پھگلانہ	۱
ریاست نابھہ و پٹیالہ	
نابھہ	۱
جے پور	
مادھوپور	۱
سرگودھا	
بھابھڑا	۱
کیمبل پور	
حطاد	۱
ہزارہ	
ایبٹ آباد	۱
شیخوپورہ	
کرتو	۱
مدراس	
مدورا	۱
میزان	۲۲۲
بیرون ہند	
ابے سینیا	۳
سسلی	۳
فلسطین	۲
انگلینڈ	۱
سپین	۱
کولمبو	۱
افریقہ	۱
میزان	۱۲

"ہمارا خدا" کے امتحان کی قسط دوم

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

"ہمارا خدا" کتاب کے بقیہ حصہ کا امتحان ۲۸ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مستورات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ابھی سے نام بھجوائیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تجارت میں دلچسپی رکھنے والے احباب

اکثر احباب وقتاً فوقتاً تجارت کے متعلق ہم سے مشورہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست تجارت میں شامل ہو کر سرمایہ بھی لگا سکتے ہوں۔ وہ فوراً اپنے نام اور مقدار رقم سے اطلاع دیں۔ تفصیلی امور سے بعد میں آگاہ کیا جائے گا۔

سرمایہ کم سے کم دس سے پندرہ ہزار تک روپیہ ہو۔

وکیل التجارۃ قادیان

پریزیڈنٹ و امراء صاحبان توجہ فرمائیں
زمیندارہ وقف کے سلسلہ میں آدمیوں کی فوری ضرورت!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۔۔ میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آج زمینداروں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے یا سلسلہ کے مفاد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں۔ وہاں مزارع بھی واقفین ہی ہوں یعنی ہل چلانے والا بھی واقف زندگی ہو اور ہل چلوانے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اور نگرانی کرنے والا بھی واقف زندگی ہو۔ اس کے علاوہ بھی ہمیں بعض جگہ پر فوری طور پر زمینداروں کی ضرورت ہے۔ جو ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ کون پڑھا ہوا تھا۔ اور کون ان پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا۔ کہ میری خاطر جان کس نے پیش کی۔ اور جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں برابر ہیں۔ اور ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ پس یہ زمینداروں کی حسرت کے پورا ہونے کا موقعہ ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ قربانی کر کے پڑھے ہوئے لوگوں کے برابر ہو جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

آپ اس خطبہ کو بار بار پڑھ کر اپنی جماعت میں سنائیں۔ اور اس کی پرزور تحریک فرمائیں۔ اس ضمن میں پیش کرنے والے احباب تقریباً ان پڑھ ہی ہیں۔ اس لئے ان کو ذہن نشین کرانے کے لئے آپ کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے۔ یہ تحریک اس وقت تک جاری رکھی جانی مناسب ہے۔ جب تک کہ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک کی پوری اہمیت ہر فرد جماعت پر واضح نہ ہو جائے۔ انفرادی طور پر بھی زمیندارہ کام کرنے کے قابل جوانوں کو سلسلہ کی خاطر زندگی وقف کرنے پر آمادہ کریں۔ اور ان کے نام اور پتوں سے دفتر ہذا کو فوری طور پر مطلع فرماویں۔

”وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان“

مخیر احباب کی توجہ کے لئے

بعض غیر احمدی اور بعض کم استطاعت رکھنے والے احمدی احباب درخواست کرتے رہتے ہیں۔ کہ ان کے نام الفضل مفت یا کم قیمت پر جاری کیا جائے۔ مگر ہمارے کسی فنڈ میں موجودہ حالت میں اس کی گنجائش نہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس نیک کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اور الفضل کے اعانت فنڈ میں رقوم ارسال فرماویں۔

اگر ولادت شادی بیاہ وغیرہ کے موقعہ پر اس فنڈ کیلئے کچھ رقم سیکرٹریاں مال احباب کرام سے وصول کر لیا کریں۔ تو اس فنڈ میں معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور غیر احمدیوں یا نادار احمدی احباب کے نام پرچے جاری ہو سکتے ہیں۔

مینیجر

انڈین کیمیکل کمپنی کا
گلاب
کا عطر نہایت اعلےٰ
اور دلآویز ہے
فی تولہ چار روپیہ
بوئے چمن
بہت پائیدار عطر ہے۔ اور اپنی
خوشبو تھوڑے تھوڑے
وقفہ کے بعد بدلتا
رہتا ہے
مسلم تجارت اور صنعت کو فروغ دینا ہر مسلمان کا قومی اور اخلاقی فرض ہے
دوکانداروں کو معقول کمیشن اور رعایات دی جاتی ہیں۔ وہ احمدی جنرل مرچنٹس یا ایجنٹ جو کہ مختلف شہروں اور علاقوں میں تجارت کرتے ہیں ہم کو لکھیں ہم انکو اپنی شرائط وغیرہ لکھینگے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ محسوس کرینگے۔ کہ صرف اسی تجارت میں ہی ان کیلئے بہت بڑا فائدہ حاصل کرنیکی گنجائش ہے
اگر تاجر احباب عطر کی تجارت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ تو صرف اس تجارت میں ہی سالانہ لاکھوں روپیہ کا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہوشیار تاجر جن کو تجارت کا اچھا تجربہ ہو اور جو محنت سے کام کرنا جانتے ہوں ہمکو میسر آجائیں تاکہ ان عطروں کی ہر صوبہ کے ہر شہر میں ایجنسیاں قائم کردی جائیں۔
شام شیراز
سب سے زیادہ بکنے والا عطر جس کی خوشبو فی الواقعہ نہایت عمدہ اور بینظیر ہے یہی وجہ ہے کہ یہ عطر بہت زیادہ مقبول ہوچکا ہے۔
چار روپیہ فی تولہ
چنبیلی
انڈین کیمیکل کمپنی کا چنبیلی کا عطر اس خوبی سے تیار کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کو آنکھ بند کرا کے سونگھایا جائے تو وہ کبھی بھی یہ فرق نہ کرسکیگا کہ اس کے سامنے عطر کی شیشی کا منہ کھولا گیا ہے۔ یا چنبیلی کی تازہ چنگی ہوئی کلیوں کا ڈھیر لگا دیا گیا ہے۔ قیمت چار روپیہ فی تولہ
دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی
قادیان
عطر خس
گرمی کے موسم میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔
قیمت فی تولہ چار روپیہ

پاکستان ہندوستان سے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے

اقلیتوں کی پوری حفاظت کی جائے گی

مسٹر جناح کا اہم بیان

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک پریس کانفرنس میں اہم بیان دیا۔ جس میں انہوں نے یقین دلایا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو پوری مذہبی تمدنی اور شہری آزادی حاصل ہوگی۔ بشرطیکہ اقلیتیں بھی حکومت کی وفادار رہیں۔ اور غداری کی مرتکب نہ ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ میں پاکستان گورنمنٹ کی طرف سے پاکستان کے علاقوں میں رہنے والی تمام اقلیتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں اپنے مذہب۔ تمدن اور تہذیب کی حفاظت اور ترقی کے لئے پوری آزادی دی جائے گی۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ لیکن میں پاکستان اور ہندوستان کی دونوں حکومتوں کی اقلیتوں سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی حکومت کے ساتھ غداری کی مرتکب نہ ہوں گی بلکہ ان کی وفادار رہیں گی۔

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس وجہ کی بناء پر پاکستان کا گورنر جنرل بننا منظور کیا ہے۔ آپ نے کہا۔ گورنر جنرل کا تقرر ملک کی بڑی پارٹی کی رائے اور مشورہ سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ چونکہ مسلم لیگ نے میرا نام تجویز کیا ہے۔ اس لئے میں نے رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے اس عزت افزائی کو شکریہ کے ساتھ منظور کر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے گاندھی جی کے ایک بیان کی پرزور تردید کرتے ہوئے کہا۔ میں نے کبھی کسی کے ساتھ بھی یہ وعدہ نہیں کیا کہ میں لارڈ مونٹ بیٹن کو ہی گورنر جنرل بنانے کا مشورہ دوں گا۔

آپ نے کہا پاکستان اور ہندوستان میں اگر دوستانہ روابط قائم ہو جائیں۔ تو دونوں حکومتیں نہ صرف ایک دوسرے کے لئے بلکہ دنیا کی بہتری اور بہبودی کے لئے بھی بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ دونوں حکومتوں کے مفاد ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ نے کہا گو میری خواہش ہے کہ پاکستان اور ہندوستان گزشتہ تلخ رنجیوں کو بھلا دیں اور آپس میں دوستانہ تعلقات قائم کریں لیکن یہ خواہش صرف اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے جبکہ ہندوستان کی طرف سے بھی صلح اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے۔

"ضروری نہیں کہ لوگ مسٹر جناح کے بیان پر عمل کریں"

اقلیتوں کی حفاظت کیلئے فوری اقدام کی ضرورت!

مسٹر گاندھی کا بیان

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ کل شام گاندھی جی نے ڈیڑھ گھنٹہ تک وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ آپ نے اپنی پراتھنا کی تقریر میں مسٹر جناح کی پریس کانفرنس پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ مجھے خوشی ہے کہ مسٹر جناح نے پاکستان کی اقلیتوں کو مذہبی آزادی دینے۔ اور جان و مال کی حفاظت کرنے کا یقین دلایا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ مسٹر جناح کے متبعین اس پر عمل بھی کریں۔

اب بھی متعدد مقامات میں لوٹ مار اور آتشزدگی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ اور بہت سے غیر مسلم پاکستان سے نکل رہے ہیں۔ کیا مسٹر جناح اس سلسلے میں ۱۵ اگست کا انتظار کریں گے۔ اور اس سے پہلے اقلیتوں کی حفاظت کے لئے کوئی قدم نہ اٹھائیں گے۔ اگر مسٹر جناح کی جگہ میں ہوتا تو میں فوراً اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ آپ نے چھوت چھات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ چھوت چھات کو انگریزوں نے دور نہیں کیا بلکہ خود ہندوؤں نے اسے ختم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ ہندو دھرم میں زندہ اور قائم رہنے کی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔

آپ نے فوج کی تقسیم کی مذمت کی اور کہا۔ اس سے دونوں فوجوں کے آپس میں لڑنے کا خطرہ ہے۔ اور ملک کی بچاؤ کی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ حالانکہ ملک کے بچاؤ کے لئے دونوں فوجوں کا متحد ہونا از بس ضروری ہے۔

سلہٹ نے مشرقی بنگال (مسلم) میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا

سلہٹ کے استصواب عامہ کے نتیجہ کا اعلان!

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ وائسرائے محل سے جاری کردہ ایک اعلان میں آسام کے ضلع سلہٹ کے استصواب رائے عامہ کے فیصلہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ووٹروں کی اکثریت نے آسام سے الگ ہونے اور مشرقی بنگال (مسلم) میں شامل ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دو لاکھ انتالیس ہزار ووٹروں نے سلہٹ کو مشرقی بنگال میں شامل کرنے کے حق میں رائے دی۔ ایک لاکھ چوراسی ہزار ووٹروں نے آسام کے ساتھ ہی رہنے کے حق میں رائے دی۔ اب سلہٹ کے ضلع کو بنگال کی پاکستان گورنمنٹ میں شامل کر دیا جائے گا۔ اور بنگال کی حد بندی کا کمیشن سلہٹ کے ساتھ متصل اسلامی اکثریت والے علاقوں کی بھی حد بندی کا فیصلہ کرے گا۔

فرانس کا یوم آزادی

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ آج فرانس کے یوم آزادی کی تقریب پر ہندوستان میں مقیم فرانسیسی سفیر نے ایک دعوت طعام دی جس میں وائسرائے ہند۔ مسٹر محمد علی جناح۔ مسٹر لیاقت علی خاں۔ پنڈت نہرو۔ اور سردار پٹیل بھی شامل ہوئے۔

پنڈت نہرو نے فرانس کو دوستی کا پیغام بھیجا ہے۔ فرانسیسی سفیر نے اس کے جواب میں کہا فرانسیسی عوام اور فرانس گورنمنٹ دونوں کو ہندوستان کی آزادی سے خوشی ہوئی ہے۔ وہ ہندوستان سے گہرے دوستانہ روابط قائم کرنا چاہتے ہیں۔

جمعرات کو آزادی ہند کا اعلان ہو جائیگا

لنڈن ۱۴ جولائی۔ مانچسٹر کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ آج سے چار دن بعد یعنی جمعرات کو آزادی ہند کا بل تمام مراحل طے کرنے کے بعد منظور کر دیا جائے گا۔ اور ہندوستان میں دو مستقل حکومتیں قائم کرنیکا اعلان کر دیا جائیگا۔ کل شام کو یہ بل دارالعوام میں منظوری کے بعد دارالامراء میں بھیج دیا جائیگا۔ جمعرات کی صبح کو ملک معظم اس کی منظوری دیدیں گے۔ آخری رسم صرف منٹ میں ختم ہو جائیگی۔ اسکو تقریب ملک معظم خود شریک نہیں ہوں گے۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اکتوبر میں جب ملک معظم پارلیمنٹ میں تقریر کریں گے تو اس میں ہندوستان کا بھی ذکر کریں گے۔

فرقہ وارانہ فسادات کی رفتار

لاہور ۱۴ جولائی۔ کل لاہور کی حکومت پھر بگڑ گئی۔ چنانچہ بائیس مقامات پر آگ لگائی گئی۔ چار جگہ بم پھینکے گئے۔ چھرا گھونپنے کی بھی متعدد وارداتیں ہوئیں۔

امرتسر۔ ایک مقام پر فریقین کے درمیان آزادانہ جنگ ہوئی۔ جس میں نصف درجن بم بھی استعمال کئے گئے ایک مقام پر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔

کلکتہ۔ کل نو وارداتیں ہوئیں جن میں تین اشخاص ہلاک اور گیارہ زخمی ہوئے۔ ہوڑہ میں بارہ وارداتیں ہوئیں۔ ایک مقام پر پولیس نے گولی چلائی۔

ملک میں نئی سیاسی تنظیم کی تیاری

کلکتہ ۱۴ جولائی۔ مسٹر سرت چندر بوس نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ برطانوی حکومت کے ۳ جون کے اعلان کو ملک کی دونوں پارٹیوں نے منظور کر لیا۔ جس کی وجہ سے تمام سیاسی پارٹیوں کے باہمی تعلقات میں تشویشناک ناہمواری ہے۔ میں بہت جلد ملک کے تمام انقلابی عناصر کو متحد کر کے ایک تنظیم قائم کرنا چاہتا ہوں۔ جو سبھاش چندر بوس کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق کام کرے گی۔